روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۷۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۲۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۲۲۔ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا پر یقین نیکی کرنے کیلئے ضروری ہے

"خواہ کوئی کتنی تلقین کرے سچائی کی، عبادتوں کی، نیکی اختیار کرنے کی، بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کی، بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی، کیسی کیسی اچھی نصیحتیں کیوں نہ کرے، جب تک سننے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایک خدا ہے اور مرنے کے بعد میں نے اس کے حضور پیش ہونا ہے اس وقت تک یہ نصیحتیں اثر نہیں دکھا سکتیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان اپنی محبت کا خود امتحان کرے۔ اگر اس کو اس سوختہ دل عاشق کی طرح چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے غرض ہر حالت میں بیداری کی ہو یا خواب کی، اپنے محبوب کا ہی چہرہ نظر آتا ہے اور کامل توجہ اسی طرف ہے تو سمجھ لے کہ واقعی مجھے خدا تعالیٰ سے ایک عشق ہے اور ضرور ضرور خدا تعالیٰ کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے۔ لیکن اگر درمیانی امور اور خارجی بندھن اور رکاوٹیں اس کی توجہ کو پھرا سکتی ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ خیال اس کے دل سے نکل سکتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ وہ خدائے تعالیٰ کا عاشق نہیں اور اس سے محبت نہیں کرتا اور اسی لئے وہ روشنی اور نور جو سچے عاشقوں کو ملتا ہے اسے نہیں ملتا۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں آکر اکثر لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور خدا کا انکار کر بیٹھے ہیں۔ نادانوں نے اپنی محبت کا امتحان نہیں کیا اور اس کا وزن کئے بدوں ہی خدا پر بدظن ہو گئے ہیں۔ پس میرے خیال میں خدا تعالیٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے اور اس کی روحانی قوتوں کو صاف کر کے جلا دینے کے لئے تاکہ وہ نور اس میں پرکاش ہو"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۲)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بیٹا عزیزم سید ولی احمد صادق مقیم کوپن ہیگن ڈنمارک کا ایکسرے لیا گیا تو پتہ میں پتھری پائی گئی مگر آپریشن کرنے پر پتھری نہ تھی۔ اس کے بعد عزیز کو اکثر بخار رہتا ہے۔ انتڑیوں میں انفکشن بتائی جاتی ہے۔ مگر صحیح طور پر بخار کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ احباب سے اس بچہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید احمد علی
نائب ناظر اصلاح وارشاد

سانحہ ارتحال

مکرم ملک محمد شریف صاحب معلم وقف جدید ۱۴ مئی ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے۔ موصوف کا جنازہ ان کے گاؤں پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ میں لے جایا گیا۔ وہاں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم ملک صاحب نے جنوری ۱۹۷۰ء

باقی صفحہ ۸ پر

تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور تمسخر اور ہنسی کو بکلی چھوڑ دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو اور صداقت اور سنجیدگی میں ترقی کرو۔ تمسخر اور ہنسی کو چھوڑ دو۔ ایک مزاح ہوتا ہے (جس سے بگڑ کر مذاق بن گیا) وہ الگ بات ہے اس میں اور تمسخر میں بہت بڑا فرق ہے تمسخر دوسرے کو ذلیل سمجھ کر اور اسے ذلیل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے لیکن مزاح میں کسی کی حقارت اور اس کا راز افشا کرنا مدنظر نہیں ہوتا۔ انسان کی طبیعت میں ہنسی اور رونا دونوں باتیں رکھی گئی ہیں۔ کبھی انسان ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے۔ مزاح بھی ہنسی کا ایک طریق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہنسی تو ہم بھی کر لیتے ہیں مگر اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں کیا جنت میں جاؤں گی آپ نے فرمایا۔ بڑھیا تو کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رو پڑی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ دنیا میں جو بوڑھے ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ یہ تھا کہ جنت میں سارے جوان ہو کر جائیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب الآداب باب المزاح)

ایک دفعہ آپ کھجوریں کھا رہے تھے اور صحابہ بھی ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اشارہ فرمایا کہ گٹھلیاں (حضرت) علیؓ کے آگے رکھتے جاؤ جب کھا چکے تو آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تمہارے آگے سب سے زیادہ گٹھلیاں ہیں کیا تم نے سب سے زیادہ کھجوریں کھائی ہیں حضرت علیؓ نے کہا میں گٹھلیاں پھینکتا گیا ہوں جس کا مطلب یہ تھا کہ جن کے آگے گٹھلیاں نہیں وہ ان کو بھی کھا گئے ہیں۔

ایک دفعہ ایک صحابی کھڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے آ کر اس کی آنکھیں بند کر لیں۔ اس صحابیؓ نے اپنے ہاتھ سے آپؐ کے نرم اور ملائم ہاتھوں کو پہچان لیا اور وہ آپؐ کے کپڑوں سے اپنے کپڑوں کو ملنے لگ گیا۔ آپؐ نے سمجھ لیا کہ اس نے پہچان لیا ہے۔ فرمایا کہ کیا کوئی اس کو مول لیتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے کون مول لے سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں خدا اور رسول کے نزدیک تمہاری بیشمار قدر اور قیمت ہے۔ (اس صحابی کا نام زاہر بن حرام تھا) (مشکوٰۃ باب المزاح صفحہ ۵۱۶)

تو ایک نبی اپنی امت کے لوگوں سے ایک خلیفہ اپنی جماعت سے ایسی باتیں کر سکتا ہے اور کرتے ہوئے شرماتا نہیں مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمسخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مزاح اور ہے اور تمسخر اور۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۲۲۔ مئی ۱۹۹۱ء

توبہ و استغفار

سنوری ہوئی زندگی کو سنوارے رکھنا تو کوئی ایسی مشکل بات نہیں۔ بگڑی ہوئی زندگی کو سنوارنا کارے دارد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ جب ایک عرصہ تک انسان غفلت میں پڑا رہے اور اچھی اور ضروری باتوں کی طرف توجہ نہ دے تو توجہ نہ دینے کی یہ عادت اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سے لوٹنا اس کے لئے ناممکن تو نہ سہی لیکن از حد مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں۔ مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصّہ ظلمانی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندئ نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔"

اوّل تو سنوری ہوئی زندگی کو سنوارے رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ہم توبہ و استغفار کرتے رہیں تاکہ بگاڑ پیدا ہی نہ ہو جو سب سے بہتر صورت ہے۔ لیکن بگاڑ پیدا ہوتا نظر آئے۔ یا بگاڑ پیدا ہو چکا ہو تو زندگی سنوارنے کے لئے توبہ استغفار ہی کام آتے ہیں۔ گویا کہ توبہ استغفار ہر حال میں مفید ہیں۔ برائی کی راہ میں دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور نیکی کے لئے مشعل راہ بھی ہیں اور مہمیز بھی۔ گویا ایک چیز کو روکتے ہیں دوسری کو آگے بڑھاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں حقیقی معنوں میں توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہم اس بات پر ہمیشہ نظر رکھیں کہ ہماری زندگی میں کہیں کوئی بگاڑ تو پیدا نہیں ہو رہا۔ اور کیا ہم نیکیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

مانگنے کو تو مانگتے ہیں سب
درد کم کم ہمیں نظر آیا
دل نہ پگھلے تو وہ دعا کیسی
خشک باتوں نے کب اثر پایا

ـــــ ابوالاقبال

تِرے دَر پر رسائی کی کوئی تدبیر بھی ہو گی
مِرے خوابِ پریشاں کی کوئی تعبیر بھی ہو گی

کھُلی آنکھوں نے دیکھا ہے اندھیری راتیں اکو
تو میری بند آنکھوں میں کوئی تصویر بھی ہو گی

وہ بولیں یا نہ بولیں مَیں صدائیں انکی سُنتا ہوں
کسی کے دل سے میرے کان تک زنجیر بھی ہو گی

تِرے ہر کام پر دار و رسن نے تجھ کو للکارا
تِری قسمت بھی ہو گی۔ غیر کی تدبیر بھی ہو گی

مَیں ہنستا مسکراتا آن پہنچا ہوں عدالت میں
یہی انعام ہو گا اور یہی تعزیر بھی ہو گی

سرِ منزل وہی پہنچے جو یکسر پا بجولاں تھے
یہ پابندی صعوبت کے لئے اکسیر بھی ہو گی

اگرچہ لوگ پتھر مارنے دوڑے چلے آئیں
یہ رُسوائی جنوں کا باعثِ توقیر بھی ہو گی

زمانے میں کوئی تو دوست ہے اور کوئی دُشمن ہے
تری عزت جو ہو گی تو تری تحقیر بھی ہو گی

گھٹاؤں سے شرابِ ناب برسی ہے تو یہ سمجھو
گنہگارانِ میخانہ میں یہ تاثیر بھی ہو گی

نسیمؔ عزمِ مصمّم کی کمی حائل نہ ہونے دے
یہ دنیا تیری دنیا ہے تو یہ تسخیر بھی ہو گی

نسیمؔ سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔ فرماتے ہیں:
"خدا کی رحمتیں انہی پر نازل ہوتی ہیں جو سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم تہی دست ہیں۔ پس عمل کرو۔ عمل کرو۔ عمل کرو مگر سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت سلیمان نے اپنے لشکر کا جائزہ لیا تو ایک سردار لشکر کو جس کا نام ھُد ھُد تھا غائب پایا۔ ایسے نازک موقعہ پر ایک فوجی افسر کے غائب ہونے سے آپ کو شدید تشویش ہوئی اور آپ نے کہا کہ میں یقیناً اسے سخت ترین سزا دوں گا اسے قتل کر دوں گا۔ اور یا پھر اسے واضح دلیل کے ساتھ بتانا پڑے گا کہ وہ کیوں غائب رہا۔

تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ وہ سردار واپس آگیا۔ اور اس نے بتایا کہ چونکہ آپ ملک سباء پر حملہ کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ میں پہلے سے اس ملک کے حالات دریافت کرنے کے لئے وہاں چلا گیا۔ اور اب میں یہ رپورٹ لے کر آیا ہوں کہ اس ملک کی حکمران ایک عورت ہے لیکن غضب کی حاکم ہے۔ ہر قسم کے ساز و سامان اس کے پاس موجود ہیں اور اس کی بادشاہت بہت بڑی ہے لیکن روحانی لحاظ سے یہ خرابی بھی ہے کہ ملکہ اور اس کی قوم سورج کی پرستش کرتی ہے۔ اور توحید سے روگرداں ہے۔ حضرت سلیمان ع سمجھ گئے کہ وہ شرارتاً غائب نہیں ہوا تھا اور انہوں نے کہا۔ بہت اچھا ہم وہاں جا کے دیکھیں گے کہ تو سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ مگر پہلے میرا یہ خط لے جا اور اسے ملکہ اور اس کے درباریوں کے سامنے رکھیو اور خود مؤدبانہ طور پر پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جائیو۔ اور دیکھیو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

جب ہُدہُد نے وہ خط پیش کیا تو ملکہ نے اپنے درباریوں سے کہا کہ یہ ایک بڑا معزز مکتوب ہے جو سلیمان ع کی طرف سے آیا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ میرے خلاف سرکشی مت کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے حضور حاضر ہو جاؤ۔

اس کے بعد ملکہ سبا نے اپنی قوم کے سرداروں سے کہا کہ اس مشکل مسئلہ کے حل کے لئے مجھے مشورہ دو۔ انہوں نے کہا حضور ہم تو بڑے طاقتور ہیں اور آزمودہ کار جرنیل ہیں۔ مگر فیصلہ بہرحال آپ کے اختیار میں ہے۔ ملکہ سبا نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ بادشاہ جب اپنے زبردست لشکروں کے ساتھ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو اجاڑ کر رکھ دیا کرتے ہیں۔ اور وہاں کے معزز شہریوں کو ذلیل جانوروں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے تو یہ تجویز سوچی ہے کہ میں حضرت سلیمان ع کو ایک تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ میرے آدمی کیا جواب لاتے ہیں۔

حضرت سلیمان ع کو جب وہ تحفہ پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ خدا نے مجھے اس سے بہتر چیزیں دے رکھی ہیں۔ یہ تحفہ جو مجھے رشوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے مجھے اپنے عزائم سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اے ہُدہُد۔ ان کی طرف واپس لوٹ جا اور انہیں بتا دے کہ اب میں ایک ایسا لشکر لے کر ان پر چڑھائی کروں گا جس کے مقابلے کی ان میں طاقت نہیں ہو گی۔

پھر حضرت سلیمان ع نے اپنے سرداران لشکر سے کہا کہ پیشتر اس کے کہ یہ لوگ میری اطاعت کا دم بھرتے ہوئے میرے پاس آئیں تم میں سے کون ملکہ کا تخت میرے پاس لائے گا۔ ایک سردار بولا کہ آپ کے چڑھائی کرنے سے بھی پہلے ہی وہ تخت لے آؤں گا۔ اور اس قیمتی دولت کے لانے میں کسی قسم کی خیانت مجھ سے سرزد نہیں ہو گی۔ لیکن ایک اور شخص جس کو دینی علم حاصل تھا اس نے کہا کہ یہ تو پھر بھی دیر میں لائے گا میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے وہ تخت لے آؤں گا یعنی ایک نیا اور اعلیٰ درجہ کا تخت بنوا کر آپ کے دربار میں فوراً حاضر کر دوں گا۔

جب حضرت سلیمان ع نے دیکھا کہ ایک اعلیٰ درجہ کا تخت بن کر آگیا ہے تو وہ اللہ کا شکر بجا لائے۔ مگر انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم ایسا تخت بنا کر لاؤ جسے دیکھ کر ملکہ کو اپنا تخت حقیر نظر آنے لگے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس بات کو دیکھ کر وہ اپنے گھمنڈ پر ہی قائم رہتی ہے یا میری برتری اور فوقیت کو تسلیم کرتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آخر ملکہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ بتاؤ تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے۔ اس پر بجائے پوری طرح تسلیم کرنے کے وہ کہنے لگی کہ یہ ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ تب حضرت سلیمان ع نے اس پر شرک کی برائی واضح کی اور عملی رنگ میں اس پر توحید کی حقیقت آشکار کرنے کے لئے ایک محل بنوایا جس میں شیشہ کے ٹکڑے لگائے گئے تھے ان کے نیچے پانی بہہ رہا تھا ملکہ سبا اس محل میں داخل ہوئی تو اس نے سمجھا کہ سچ مچ پانی بہہ رہا ہے۔ اور گھبرا کر اس نے اپنے کپڑے اُڑس لئے۔ حضرت سلیمان ع نے کہا۔ بی بی! تجھے غلطی لگی ہے۔ یہ پانی نہیں بلکہ شیشہ میں سے پانی نظر آ رہا ہے۔ اس دلیل سے وہ سمجھ گئی کہ توحید ہی سچی ہے۔ اور وہ شرک چھوڑ کر حضرت سلیمان ع پر ایمان لے آئی۔

حضرت سلیمان ع کے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ ثمود کا ذکر فرماتا ہے۔ کیونکہ ثمود کی قوم کا بہت سا علاقہ حضرت سلیمان ع کے ماتحت آگیا تھا۔ اور بتاتا ہے کہ ان کے نبی نے بھی ان کو توحید کی تعلیم دی مگر وہ لوگ دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ بعض نے مان لیا۔ اور بعض نے انکار کر دیا۔ حضرت صالح ع کے سمجھانے پر انہوں نے کہا کہ اے صالح ع! ہم تو تجھے سبز قدم سمجھتے ہیں انہوں نے کہا مجھے بھی تمہاری خیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ تم ایک ایسی قوم ہو جو سچے دین کو چھوڑ بیٹھی ہو۔ ثمود کی قوم میں نو بڑے بڑے عمائد تھے۔ جنہوں نے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں اور ایک دوسرے کو اکسایا کہ رات کے وقت صالح اور اس کے اہل و عیال پر چھاپہ مارو اور اسے قتل کر دو۔ اور جب کوئی پوچھے تو صاف انکار کر دو اور کہہ دو کہ ہم نے تو اس کی ہلاکت کا واقعہ دیکھا ہی نہیں مگر آخر اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہی غالب آگئی۔ چنانچہ دیکھ لو کہ ان کے گھر تمہارے سامنے اجڑے پڑے ہیں۔ اور خالی اور ویران ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جسطرح دریا نکلتے اور بہتے چلے جاتے ہیں لیکن نااہل قومیں ان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے صرف اتنا نقصان اٹھاتی ہیں کہ دریا کی طغیانیوں سے ان کے دیہات غرق ہو جاتے ہیں یا ان کی زمینیں بے کار اور بنجر ہو جاتی ہیں یا زیادہ سے زیادہ وہ لوگ اتنا فائدہ اٹھا لیتے ہیں کہ دریاؤں سے مچھلیاں پکڑ لیتے ہیں۔ لیکن جو عقلمند اور ذہین قومیں ہوتی ہیں وہ ان سے نہریں نکالتی اور بنجر زمینیں آباد کرتی ہیں۔ اور اس طرح اربوں ارب روپے کماتی ہیں۔ اسی طرح اگر افراد کی صحیح تربیت کی جائے اور ان کے اندر جذبہ قربانی پیدا کیا جائے تو ان کی طاقت سے اتنا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ قوم ترقی کے میدان میں کہیں سے کہیں نکل جاتی ہے۔ درحقیقت پرانی نسل کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کسی چشمہ یا دریا کا منبع۔ لیکن نئی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک نالہ اور اس سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک چھوٹا دریا اور پھر سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بڑا دریا۔ اور پھر اس سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بڑا سمندر۔ چشمہ سے پانی پینے کے لئے ہمیں خود چشمہ پر جانا پڑتا ہے۔ لیکن نالہ جوش و خروش سے گھروں کے پاس سے گذرتا ہے۔ اسکے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوتی پھر جب وہ ایک چھوٹا دریا بن جاتا ہے تو صرف یہی نہیں کہ وہ گھروں کے پاس بہتا ہے بلکہ اور زیادہ پھیل کر وہ گھروں کے قریب آجاتا ہے۔ پھر جب وہ چھوٹا دریا وسیع ہوتا ہے۔ تو اور بھی زیادہ گھروں کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کے زمین میں جذب ہونے یا ریت میں غائب ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ وہ پہاڑیوں اور ٹیلوں پر سے کودتے اور ریتوں پر سے بہتے ہوئے سمندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب وہ دریا سمندر بن جاتا ہے تو ساری زمینوں کے کنارے اس سے ملنے لگ جاتے ہیں اور کوئی حصہ زمین بھی ایسا نہیں رہتا جو اس سے متصل نہ ہو اسی طرح جب جماعت کے افراد کی صحیح تربیت کی جائے اور اگلی نسلوں میں قربانی اور ایثار اور فدائیت کا زیادہ سے زیادہ جذبہ پیدا کیا جائے تو دنیا میں امن کے قیام کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ دنیا کا ایٹم بم جو یورینیم دھات سے بننے والی ایک چیز ہے۔ دنیا کی تباہی اور بربادی کا ایک مہلک ہتھیار ہے۔ لیکن افراد جماعت کی طاقت کو صحیح استعمال کرنا اور آئندہ نسل کے اندر جذبہ قربانی پیدا کرنا اور اسکی صحیح تربیت کرنا قوموں کو زندہ رکھنے کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسطرح ہر فرد کے دل میں یہ احساس قائم رہتا ہے کہ دنیا کو فتح کرنے اور دینِ حق کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کیلئے میری ذاتی جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔ یہی نکتہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا ہے۔ کہ تیرے دو طریق ہونے چاہئیں ایک مخالفین کے ساتھ اور ایک موافقین کے ساتھ۔ مخالفین کے ساتھ تو تیرا یہ طریق ہونا چاہیئے کہ تو ان کو ڈرا جن میں تیرے رشتہ دار بھی شامل ہیں اور جو ایسے راستے پر چل رہے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تیرا دوسرا کام یہ بھی ہے کہ تو مومنوں کی تربیت کرے۔ کیونکہ اب دنیا کی نجات انہی

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون بسین

سوویت امریکہ ۔ چوٹی کانفرنس

خلیج کی جنگ کا ظاہر طور پر ایک نتیجہ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ سوویت یونین اور امریکہ کے تعلقات میں بہتری کی جو صورت پیدا ہو رہی تھی وہ کسی حد تک دھندلا گئی ہے۔ امریکہ کو اب یہ خیال ہے کہ چونکہ دنیا میں وہی ایک سپر پاور ہے اسلئے سوویٹ یونین کے ساتھ مزید گفت و شنید کی اسے اتنی خواہش نہیں جتنی پہلے تھی۔ لیکن سوویٹ یونین چاہتا ہے کہ گفت و شنید جاری رہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو سرد جنگ پھر سے شروع ہو جائے گی۔ اور یہ کسی طرح بھی عالمی برادری کیلئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی چنانچہ صدر میخائل گورباچوف نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سوویٹ امریکی چوٹی کانفرنس بغیر کسی تاخیر کے منعقد کی جانی چاہیئے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ کانفرنس امریکہ اور سوویٹ یونین کے مفاد میں ہے گورباچوف کے اس خیال کا اس وقت پتہ چلا جب وہ RUPERTMURDOCH صدر نیوز کارپوریشن کے ساتھ گفت و شنید کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا سوویٹ یونین کا چوٹی کانفرنس کے متعلق نظریہ بدستور وہی ہے جو پہلے تھا۔ انکی خواہش ہے کہ دونوں ملکوں کے صدر بار بار آپس میں ملتے رہیں اور دونوں ملکوں کے عالمی مسائل کا حل تلاش کرنے میں دونوں سر جوڑ کر بیٹھیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر واشنگٹن ابھی تک اس خیال پر قائم ہے کہ ایسی چوٹی کانفرنس نہ صرف سوویٹ یونین کے لیئے بلکہ امریکہ کے لیئے بھی مفید ہے تو فوری طور پر چوٹی کانفرنس بلائی جانی چاہیئے۔ یہ چوٹی کانفرنس دراصل فروری میں بلائی جانی تھی لیکن اسے تعطل میں ڈال دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ اس سال کے پہلے نصف میں کسی وقت یہ کانفرنس بلائی جائے گی اگرچہ سال کے پہلے نصف میں کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ مرڈک کے ساتھ گفت و شنید کے موقع پر گورباچوف میں کسی قدر اضطراب پایا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ نے سوویت یونین کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی شروع کر دی ہے۔ اور اس بات کا پتہ صرف حکام کے بیانات سے لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوویٹ یونین اور امریکہ کی چوٹی کانفرنس کے متعلق ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اور دونوں ملکوں کو غیر ضروری تجربات میں سے گذرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

سوویت یونین اور اسرائیل

سوویت یونین کے وزیر خارجہ نے اسرائیل کے دورے کے بعد کہا ہے کہ گذشتہ دنوں مشرق وسطیٰ میں امریکہ، سوویت یونین اور دیگر ممالک نے جس طرح حالات بدلے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اب مشرق وسطیٰ میں امن ممکن ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ سوویت یونین اور اسرائیل بھی ایک دوسرے سے قریب تر ہو رہے ہیں اور جب کانفرنس بلائی جلئے گی تو ہم اس بات کا اندازہ لگائیں گے کہ ہمارے اختلافات کیا ہیں۔ اور کن کن باتوں میں ہم ایک دوسرے سے اتفاق کرتے ہیں۔

لیکن جونہی مسٹر الیگزینڈر بس تل ابیب کے ہوائی اڈے پر پہنچے ۔ ہوائی اڈے کا نام بن گورین ہے جو تل ابیب کے قریب ہی واقع ہے تو اسرائیل نے یہ بیان داغ دیا کہ جب تک اسرائیل اور سوویت یونین کے سفارتی تعلقات مکمل طور پر قائم نہیں ہو جاتے۔ امن کانفرنس میں سوویت یونین کو حصہ دار نہیں بنایا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ حالات تو کچھ عرصے سے ان دونوں ملکوں کے بہتر ہو رہے ہیں۔ لیکن اس بیان نے اس بات کی غمازی کی ہے کہ جو حالات بہتر نظر آتے ہیں وہ دراصل بہتر نہیں ہیں اور ابھی بہت کچھ کرنا ہے تاکہ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ سکیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے"!

بلا تبصرہ

اغوا برائے تاوان ۔ وزیر اعظم کا اظہار تشویش

وزیر اعظم نواز شریف نے پنجاب میں اغوا برائے تاوان کے واقعات سے متعلق آئی جی پنجاب سے رپورٹ طلب کرتے ہوئے ان واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور پولیس کے اعلیٰ حکام کو وارننگ دی گئی ہے کہ اگر صورت حال بہتر نہ ہوئی تو پولیس کے اعلیٰ سطح پر تبادلے کر دیئے جائیں گے۔ پنجاب پولیس کے سربراہ سے وزیر اعظم کا براہ راست رپورٹ طلب کرنا اور واقعات پر اظہار تشویش ان واقعات کی سنگینی کا مظہر ہے جو پورے تسلسل کے ساتھ پنجاب کے مختلف شہروں اور خاص طور پر لاہور میں رونما ہو رہے ہیں۔ ان واقعات کے ساتھ اگر اس خبر کا بھی اضافہ کر لیا جائے کہ صوبے کی ایک اعلیٰ شخصیت نے اپنے بیٹے کی حفاظت کے لئے پولیس گارڈ حاصل کر لی ہے۔ امراء، افسروں اور حکومت میں شامل افراد مبتلائے تشویش ہیں اور امراء طبقہ نے مجرموں کی نگاہوں سے بچنے کے لئے چھوٹی کاروں میں سفر کرنا شروع کر دیا ہے تو معاملہ کی انتہائی سنگینی، لاقانونیت اور مجرموں کی دریدہ دہنی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہتا۔ تشدد، لاقانونیت، ڈکیتی اور اغواء کے واقعات نے پورے ملک کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ کوئٹہ اور کراچی سے بھی اغوا برائے تاوان کے واقعات میں ملوث متعدد افراد پکڑے گئے ہیں میانوالی میں اغوا برائے تاوان کے مجرموں کے گروپ اور پولیس کے درمیان مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار ہلاک اور ایس پی سمیت دو افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ غیر ملکی ایجنٹ اور تربیت یافتہ دہشت گردوں کا ان واقعات میں بالواسطہ یا بلا واسطہ کردار موجود ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی نا اہلی اور فرض ناشناسی بھی صورت حال کو سنگین بنا رہی ہے۔ مجرموں کا سزاؤں سے بچ جانا اور ایک غیر مؤثر عدالتی نظام بھی ان کی حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہمہ پہلو اصلاحی اقدامات کی فکر کرے۔ پولیس کے اعلیٰ حکام کو اعلیٰ سطحی تبادلوں کی وارننگ اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر وقوعہ کے علاقے کے پولیس افسر کے احتساب کا عمل شروع کیا جائے تو پولیس فورس کو زیادہ چوکس کیا جا سکتا ہے۔ ماضی میں کئی پولیس حکام اس کا اعلان بھی کرتے رہے ہیں لیکن اس پر عملدرآمد کی نوبت کم ہی آتی ہے۔ شاید اس لئے کہ اکثر پولیس افسران کی تعیناتی کے پیچھے کسی با اثر شخص کی سفارش بھی موجود ہوتی ہے۔ جو پولیس کے اعلیٰ حکام کی طرف سے ماتحت عملے کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

(جنگ ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء)

بقیہ: ص ۳ سے آگے

لوگوں کی صحیح تربیت پر منحصر ہے۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو تیرے رشتہ دار نہیں مگر وہ تیرا حکم ماننے اور تیری اطاعت کرتے ہیں۔ پس تو لوگوں کو بتا دے کہ تیرے رشتہ داروں میں سے جو کوئی تیرے خلاف چلیگا اور تیری باتیں نہیں مانے گا وہ سزا پائے گا۔ اور جو تیرا رشتہ دار تو نہ ہوگا مگر تیری باتوں پر ایمان لے آئے گا۔ وہ انعام پائے گا۔ یعنی تیرا منکر اگر قریبی بھی ہوگا تو سزا پائے گا اور تیرا متبع اگر بعیدی بھی ہوگا تو انعام پائے گا۔ ایسے ایمان لانے والوں کے لئے خواہ وہ قریبی ہو یا بعیدی تو اپنا بازو جھکا دے گویا ایک طرف تو تو قریبی کو ڈراتا رہ کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو سزا ملے گی۔ اور دوسری طرف وہ بعیدی جو تیرے رشتہ دار تو نہیں مگر تجھ پر ایمان لے آئے ہیں جن میں سے بعض روم کے ہیں۔ بعض ایران کے ہیں۔ بعض حبشہ کے ہیں۔ بعض شام کے ہیں۔ اور بعض قبائل عرب میں سے ہیں۔ ان کی طرف تیری بہتر سے بہتر توجہ ہونی چاہیئے کیونکہ تیرے اصل رشتہ دار اب وہی ہیں۔ جو لوگ تیرے قریبی رشتہ دار تو ہیں مگر تجھ پر ایمان نہیں لائے۔ وہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے تیرے رشتہ داروں میں سے نکل گئے ہیں۔ اور اب تیرے اصل رشتہ دار وہی ہیں جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اور تیری ہر بات کو مانتے اور تیری پیروی کرتے ہیں۔

اگر آپ کا مضمون آپ کے مکمل پتہ کے بغیر ملے گا تو شائع ہونے میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور شائع نہ کئے جانے کا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

یاد رفتگاں میں وفات یافتہ کا آخری پتہ ضرور درج کریں تا قارئین کو تعارف حاصل ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ

محترم قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس

میرے والد محترم جناب قریشی محمد شفیع صاحب جو کہ ۲۱-۲۲ جنوری کی درمیانی شب ربوہ میں رحلت کر گئے ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۵ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ محلہ کرم ڈولی کے نزدیک چوک فرید میں رہتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم میٹرک تک امرتسر سے ہی حاصل کی۔ دوران تعلیم جبکہ آپ آٹھویں کلاس میں تھے آپ کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہمارے دادا جان مکرم قریشی محمد رمضان صاحب (جو احمدی نہیں تھے۔ لیکن ایک احمدی ہومیو پیتھک ڈاکٹر محترم امیر الدین صاحب امرتسری کے دوست تھے) نے ابا جان کو بغرض تعلیم مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے سپرد کر دیا۔ ابا جان سکول سے گھر آکر کچھ دیر کے لئے مکرم ڈاکٹر امیر الدین صاحب کے کلینک پر پڑھنے جاتے مجھے ابا جان نے بتایا کہ انہیں مکرم ڈاکٹر امیر الدین صاحب کے کلینک پر اخبارات الفضل، فاروق اور نور مطالعہ کے لئے مل جاتے تھے مذکورہ اخبارات مطالعہ کے بعد ابا جان کے بستر پر رکھ دیتے تھے۔ ایک روز ابا جان کے ہاتھ جو اخبار آیا اس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جو ارشاد درج تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی حضور اقدس کی سچائی جاننا چاہتا ہے تو اسے صاف دل ہو کر حضور سے متعلق اللہ تعالیٰ سے چالیس روز تک دعا کرنی چاہیئے۔ چالیس روز کے بعد اللہ تعالیٰ اسے ضرور حضور اقدس کی سچائی سے آگاہ کر دے گا۔ ابا جان فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ یہ تو بہت آسان طریق ہے چنانچہ ابا جان نے اس طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ ابا جان فرماتے ہیں کہ ابھی انہوں نے چار پانچ دن ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کے دل کی کیفیت تبدیل ہو گئی اور ایک روز محترم ڈاکٹر امیر الدین صاحب کے کلینک پر ابا جان کے دل پر اتنی رقت طاری ہوئی کہ ابا جان رونے لگے۔

ابا جان کو روتا دیکھ کر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے وجہ پوچھی تو ابا جان نے بتایا کہ ان کے دل کو کچھ ہو رہا ہے

حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف نے ابا جان کو بیعت کا طریق بتایا اور فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں تو حضرت فضل عمر کی خدمت میں اس طرح بیعت کا خط لکھ دو بس تمہاری بیعت ہو جائے گی اور تمہیں فوری طور پر قادیان جانے کی بھی ضرورت نہیں۔ ابا جان فرماتے ہیں کہ اس وقت انہیں یہ بھی پریشانی تھی کہ اگر بیعت کے لئے قادیان جانا پڑا تو میرے پاس تو قادیان کا کرایہ بھی نہیں اور گھر والے مجھے قادیان کے لئے کرایہ بھی نہیں دیں گے چنانچہ اس پریشانی کا حل بھی تحریری بیعت کے ذریعہ نکل آیا اور محترم ابا جان نے تحریری طور پر حضرت فضل عمر کی بیعت کر لی۔ ابا جان بتاتے تھے کہ بعد میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ابا جان حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

احمدی ہو جانے کے بعد دادا جان نے ابا جان کو کچھ دنوں کے لئے گھر سے نکال دیا اور پھر جلد ہی دادی جان نے ابا جان کو واپس گھر بلوا لیا۔ ہماری دادی جان جو کہ احمدی نہیں تھیں مجھے بتایا کرتی تھیں کہ میرے ابا جان احمدی ہونے سے پہلے گلی میں محلہ کے لڑکوں کے ساتھ اکثر لڑ جھگڑ کر اپنا گریبان چاک کروا کر گھر آتے لیکن جب آپ احمدی ہو گئے تو آپ نے لڑنا جھگڑنا بالکل بند کر دیا اور پوری نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ دادی جان مجھے بتایا کرتی تھیں کہ محلہ کی عورتیں انہیں یہ طعنہ دیا کرتی تھیں کہ تمہارا بیٹا تو مرزائی ہو گیا ہے لیکن ہماری دادی جان ان عورتوں کو یہ جواب دیا کرتی تھیں کہ میرا بیٹا احمدی ہونے کے بعد بہت اچھا ہو گیا ہے۔ جب سے احمدی ہوا ہے اس نے لڑنا جھگڑنا بند کر دیا ہے اور اب نمازی ہو گیا ہے پہلے گلی کے لڑکوں سے لڑ کر گھر آتا تھا اس کا گریبان چاک ہوتا تھا جب سے احمدی ہوا ہے اب اس کے کپڑے بالکل درست ہوتے ہیں اور پھٹے نہیں ہوتے۔ ہماری دادی جان آخر دم تک احمدیت قبول نہ کر سکیں لیکن احمدیت کے بارہ میں جب بھی کسی سے بات کرتیں تو احمدیت کا تذکرہ عزت و احترام سے کرتیں میٹرک کا امتحان پاس کر لینے کے بعد ابا جان نے ملازمت کر کے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی کفالت کی۔ ابا جان ملٹری ٹسٹ آؤٹ میں ملازم ہوئے۔ آپ نے شروع سے ہی انتہائی سادہ زندگی اختیار کی ابا جان نے مجھے بتایا کہ ۱۹۳۵ء میں تحریک جدید کے اجراء کے موقعہ پر حضور کی تحریک پر ابا جان نے سگریٹ نوشی اور سینما بینی ترک کر دی تھی۔ اس سلسلہ میں ابا جان اپنا ایک واقعہ بھی سنایا کرتے تھے انہی دنوں کی بات ہے کہ ابا جان کے ایک دوست مکرم شیخ غلام محمد صاحب جو کہ ہمارے سگے پھوپھا بھی تھے ابا جان کے پاس ایک روز تشریف لائے اور آ کر کہنے لگے کہ شفیع چلو آج فلاں فلم لگی ہے۔ سنا ہے بہت اچھی فلم ہے چلو چل کر دیکھتے ہیں۔ ابا جان بتاتے ہیں کہ میں نے شیخ صاحب کو جواب دیا کہ شیخ صاحب آپ کو علم نہیں کہ حضرت صاحب نے سینما بینی اور سگریٹ نوشی سے منع فرمایا ہے اور میں نے تو یہ دونوں چیزیں بالکل ترک کر دی ہیں۔ لہذا میں تو اب بالکل نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ ابا جان فرماتے ہیں کہ میرے اس جواب پر مکرم شیخ صاحب نے فلم پر جانے کے لئے اصرار ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ کے لئے اس عیب سے محفوظ کر دیا۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی تحریکات پر محترم والد صاحب نے تمام زندگی بڑی پابندی سے عمل کیا۔

ہماری امی جان بتایا کرتی تھیں کہ ابا جان آغاز جوانی سے ہی تہجد اور باجماعت نماز کے پابند تھے بلکہ ہم سب بہن بھائی شاہد ہیں کہ ابا جان ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ پچھلی رات اٹھ کر بڑے بڑے لمبے نوافل ادا کیا کرتے تھے اور آپ اس اضطراب سے نوافل میں روتے کہ ہم بہن بھائی بعض دفعہ پریشان ہو جاتے کہ ابا جان اس قدر کیوں روتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ جونہی ہمارا شعور بیدار ہوا ہمیں سمجھ آ گئی کہ یہ بھی عبادت کا ایک سلیقہ ہے اللہ کا بے حد و حساب شکر ہے کہ محترم ابا جان کے ذریعہ ہمارے خاندان میں احمدیت داخل ہوئی۔ ابا جان کے بہن بھائیوں میں سے صرف ایک بہن کو خاکسار کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہماری ان پھوپھی جان سے جو اولاد ہوئی وہ بھی خدا کے فضل سے احمدی ہی تھی ہماری بڑی بھاوجہ محترمہ عصمت لطیف صاحبہ ہماری انہی پھوپھی سے تھیں ہماری یہ پھوپھی جان ربوہ کے قبرستان عام میں مدفون ہیں۔

ہمارے ابا جان خدا تعالیٰ کے فضل سے

کم ذکر کرتے تھے۔ ہمارے چچا جان محمد سعید قریشی جو احمدی نہیں تھے۔ جب بیمار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابا جان کو ان کی بیماری کے ایام میں پنجابی میں یہ اطلاع دی کہ "ہتھ دھو لو" اس کا مطلب یہ تھا کہ چچا جان کی زندگی کے اب چند دن ہی باقی ہیں چنانچہ اس اطلاع کے چند روز بعد ہمارے چچا جان رحلت کر گئے ایسے ہی ابا جان نے اپنے بارہ میں بھی آج سے قریباً ڈیڑھ سال قبل اپنے متعلق مجھے بتایا تھا کہ اب ان کا وقت واپسی نزدیک ہے۔ محترم ابا جان جماعتی خدمات میں بھی دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ آپ کو مندرجہ ذیل مقامات پر جماعتی خدمات سر انجام دینے کا موقعہ ملا ہے لاہور۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ۔ کراچی اور ربوہ۔ کراچی میں ابا جان حلقہ مارٹن روڈ کے صدر بھی رہے ہیں۔ ایسے ہی ربوہ میں حلقہ دارالرحمت شرقی الف میں آپ صدر مجلس موصیان تھے۔ صدر ایوب خان کے دور میں آپ کو ربوہ میں بی۔ ڈی ممبر کے طور پر اور آنریری سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے طور پر بھی کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ابا جان کی ایک خاص صفت یہ تھی کہ آپ اپنے فرائض بڑی خاموشی سے سر انجام دیتے اور کبھی اپنے کام کی نمائش پسند نہیں کرتے تھے۔ صدقات اور مالی قربانی میں حسب استطاعت ذوق شوق سے حصہ لیتے۔ صدقات تو اکثر دیتے رہتے تھے۔ گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے۔

محترم ابا جان بچوں کے معاملات میں بڑے حوصلے اور ضبط سے کام لیتے تھے۔ تعلیمی اور تربیتی امور میں صرف وعظ و نصیحت سے کام لیتے بچوں کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آتے تھے۔ نماز باجماعت کے خود بہت پابند تھے۔ چنانچہ اپنے تمام بچوں کو بیت الذکر میں نماز باجماعت کے لئے بہت تاکید کرتے۔ مجھے یاد ہے کراچی میں جب میں قریباً چار سال کا تھا ابا جان مجھے جہانگیر روڈ سے مارٹن روڈ بیت الذکر میں فجر کی نماز کے لئے لے کر جایا کرتے تھے۔ میرے ساتھ میرے دوسرے بڑے بھائی صاحبان بھی جایا کرتے تھے۔ اگر کبھی نماز میں غفلت کے باعث کوتاہی ہو جاتی تو ابا جان گھر آکر بچوں سے استفسار فرماتے کہ نماز میں سستی کیوں ہوئی؟ ایسے ہی قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں بھی بچوں پر خصوصی توجہ دیتے۔ آئمہ احمدیت سے بھی ابا جان کو بہت محبت تھی۔ میں نے ایک مرتبہ ابا جان سے پوچھا کہ ابا جان لوگ اکثر

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخر الحق شمس

تحریک وقف نو — ایک جائزہ

واقفین نو خدا کے مہمان ہیں، ان کی میزبانی ایک اعزاز ہے

ہر قوم کے مستقبل کا دارومدار اس کی آئندہ نسلوں پر ہوتا ہے، ان کی تربیت اور اعلیٰ تعلیم کی ذمہ داری پہلوں کا فرض ہوتا ہے، جو قوم اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرتی ہے اور تعلیم کے میدان میں کمال تک پہنچاتی ہے تو اس کے لئے آئندہ مزید ترقیات کے زینے کھلتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ماہر اور تربیت یافتہ ذہن بننے شروع ہو جاتے ہیں اس لئے مستقبل محفوظ ہاتھوں میں منتقل ہو جاتا ہے

جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھی گویا ایک بیج بویا جس نے آئندہ تناور درخت بننا تھا اور مخلوق خدا کو زمانے کی تیز دھوپ سے بچا کر ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرنی تھی، چنانچہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کی آبیاری کی اور ایسے راہنما اصول مرتب فرمائے جس سے آگے چل کر اس درخت نے اور بڑھنا تھا۔

چنانچہ جماعت احمدیہ ثمر دار درخت کی طرح پھلتی پھولتی رہی اور اس دنیائے رنگ و بو میں رہنے والوں کو ٹھنڈی چھاؤں اور میٹھے پھل مہیا کرتی رہی، یوں اس کو ترقیات کی منازل طے کرتے کرتے ایک صدی کا عرصہ بیت گیا، وہ آواز جو ہندوستان کی گمنام بستی قادیان سے نکلی سو سال کا سفر کرتی ایک سو چوبیس ممالک تک پہنچ گئی، ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ نے اپنی زندگی کی پہلی صدی کو مکمل کر کے دوسری صدی میں داخل ہونا تھا اور ترقیات کی منازل طے کرنی تھیں، دوسری صدی میں جماعت پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کو بھانپتے ہوئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر اپریل ۱۹۸۷ء میں ایک بہت ہی مبارک تحریک فرمائی گو دور رس نتائج کی حامل اس تحریک کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ آئندہ دو سال میں (بعد میں حضور انور نے اس مدت کو بڑھا کر چار سال کر دیا) اللہ تعالیٰ جو بچے احمدی والدین کو عطا فرمائے وہ ان کو وقف کریں اور ماں باپ اور نظام جماعت ان بچوں کی ایسے رنگ میں تعلیم و تربیت کریں کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے، جو جماعت کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔

یہ تحریک اپنے اندر ایک قیمتی تحفہ کا رنگ بھی رکھتی ہے جو امام جماعت احمدیہ نے دوسری صدی کے شروع میں جماعت احمدیہ کو عنایت فرمایا، یہ تحفہ ایسا منفرد ہے کہ جس کا اثر مستقبل میں ہوگا، اس کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ اور ساری جماعت کی دعائیں بھی ہیں جو دن رات کی جا رہی ہیں،

اس مبارک تحریک کا نام حضور انور نے "تحریک وقف نو" رکھا، احباب جماعت احمدیہ اس نام سے بخوبی واقف ہیں، ۳ اپریل ۱۹۸۷ء سے ۳ اپریل ۱۹۹۱ء تک جاری رہنے والی یہ تحریک بہت کامیاب رہی، حضور انور کی خواہش تھی کہ کم سے کم پانچ ہزار کی فوج تیار ہو، یہاں تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس کشف کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس میں بتایا گیا تھا کہ پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا، چنانچہ اس کشف اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواہش کے مطابق تحریک جدید کے سپاہیوں کی تعداد پانچ ہزار سے جلد ہی تجاوز کر گئی، جس طرح خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے شروع میں مالی قربانی پیش کرنے والی فوج تیار کی تھی اسی طرح وہ دوسری صدی کے آغاز پر ایسی فوج تیار کرانا چاہتا ہے جو مالی قربانی کے ساتھ ساتھ جانی قربانی بھی دے بلکہ ہر شئے تن من دھن قربان کر دے، خدمت دین میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے والی ہو،

تحریک وقف نو کا آغاز کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

"خدا نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ میں احباب سے یہ تحریک کروں کہ وہ عہد کریں کہ آئندہ دو سال کے اندر جس کو بھی جو اولاد نصیب ہو گی وہ اسے خدا کے حضور پیش کر دے گا... ماں باپ کو مل کر عہد کرنا ہوگا، دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ اس سلسلہ میں یکجہتی پیدا ہو، اولاد کی تربیت میں یک رنگی پیدا ہو اور بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت شروع کر دی جائے، اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

اسی طرح مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور نے اس خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے کہ

"کم سے کم پانچ ہزار بچے اگلی صدی کے واقفین نو کے طور پر ہم خدا کے حضور پیش کریں۔"

ساتھ ہی حضور نے اس مبارک تحریک کے عرصہ میں مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا۔

اپنے محبوب امام کی اس آواز پر احباب جماعت احمدیہ نے لبیک کہا، بچے خدا کے حضور پیش کئے، اپنی استطاعت کے مطابق کئی احباب نے ایک سے زائد بچے بھی وقف کئے اور بعض نے وعدے کئے، احباب کے سامنے اپنے محبوب امام کی خواہش اور ٹارگٹ پانچ ہزار تھا، جب سب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تو واقفین نو کی تعداد سات ہزار سے تجاوز کر گئی جس میں کافی تعداد لڑکیوں کی بھی ہے چار سال کے اس عرصہ میں ٹارگٹ سے تجاوز کرنا غیر معمولی واقعہ ہے۔

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت کے سلسلے میں حضور انور کی ہدایت کے مطابق پاکستان و بیرون پاکستان والدین سے رابطہ کیا گیا اور گاہے بگاہے انہیں وہ ہدایات پہنچائی جاتی رہیں جن پر عمل کرتے ہوئے والدین نے اپنے ان بچوں کی تربیت شروع کی، واقفین پر گہری نظر رکھنے کے بارے میں حضور انور نے والدین کو ان الفاظ میں ہدایات فرمائیں۔

"بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے..... والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں.... ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے، اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے.... اس کا مطلب ہے والدین کو پہلے سے بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا..... پہلے سے کہیں احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔"

اس کے بعد کئی خطبات میں حضور انور نے انتظامیہ اور والدین کو ان کے سلسلہ میں ہدایات فرمائیں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

حضور سے انفرادی ملاقات کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ تو ابا جان فرمانے لگے کہ میں حضور کے سامنے آنے کی سکت نہیں رکھتا۔ البتہ آپ اجتماعی ملاقاتوں میں حضور کی مجلس عرفان میں ضرور بیٹھ کر مستفیض ہوتے تھے۔

مہمان نوازی کا جذبہ ابا جان میں بہت زیادہ تھا۔ آپ بڑے بلند حوصلہ انسان تھے۔ ۱۹۷۸ء میں جب میں اوکاڑہ میں بطور مربی تعینات تھا تو وہاں میرا ایک بچہ نوعمری میں ہی وفات پا گیا تھا۔ اوکاڑہ شہر کی انتظامیہ نے اوکاڑہ میں بچے کی تدفین سے ہمیں روک دیا تھا چنانچہ اوکاڑہ جماعت نے میرے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے بچہ کی نعش ربوہ لے جا کر دفن کرنے کا انتظام کر دیا اور میرے ساتھ جنازہ کے ہمراہ چند احباب اوکاڑہ سے ربوہ تشریف لائے۔ مجھے یاد ہے جب ہم بچہ کی تدفین سے فارغ ہو گئے تو دعا کے بعد ابا جان اوکاڑہ سے آئے ہوئے مہمانوں کو ہوٹل میں لے گئے اور مہمانوں کی چائے اور سموسوں سے تواضع کر کے عملاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ راضی رہنے کا اظہار فرمایا۔ ابا جان اعزہ کی وفات پر بڑے صبر کا مظاہرہ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی صبر کی ہی تلقین کرتے تھے۔ میری والدہ محترمہ نے جب رحلت کی تو میں ان دنوں کینیا میں بطور مربی تعینات تھا۔ محترم ابا جان نے مجھے والدہ کی وفات کی اطلاع تحریراً یوں دی۔

"یہاں ہر طرح خیریت ہے ایک افسوسناک خبر یہ ہے کہ آپ کی والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔"

ہماری والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ابا جان اکثر ہماری امی جان کو یاد فرماتے اور ہماری والدہ محترمہ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے۔ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل کئی مرتبہ آپ نے مجھے یہ خواب سنایا کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں ایک نہر کے کنارے سیدنا حضرت فضل عمر کے پیچھے ان کے خادم کے طور پر کھڑے ہیں اور حضور نہر سے مچھلیاں پکڑ رہے ہیں اور اس مقام سے ذرا دور ہٹ کر میری والدہ محترمہ اپنی ایک سہیلی کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں اور ابا جان کو دیکھ کر مسکرا کر گویا اپنی سہیلی سے یوں کہہ رہی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک سکندر ضلع گجرات حال ناصر آباد ربوہ کی بائیں ٹانگ میں کولہے کے قریب فریکچر ہو گیا ہے اس کے علاوہ بھی عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے مختلف عوارض لاحق ہیں۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس کو کئی ماہ سے چکروں کی تکلیف ہے چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

○ مکرم منشی فضل احمد صاحب آف جسو کی ضلع گجرات کی اہلیہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ عرصہ تین سال سے مختلف عوارض کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب قریشی (رحیم یار خان) کی اہلیہ محترمہ ایک سال سے چھاتی کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا ہے اور سانس کی بھی تکلیف ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: حافظ ظہور احمد مدثر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھانجی عزیزہ سلمٰی روزی نے فیڈرل گورنمنٹ سکول چک لالہ کی طرف سے مڈل کے امتحان میں ۶۳۷/۸۰۰ نمبر لے کر اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

سانحہ ارتحال: مکرم ملک مبارک احمد صاحب (نواب شاہ) ایک سال بیمار رہنے کے بعد ۶۵ سال کی عمر میں ۱۳ مئی بروز پیر وفات پا گئے۔

○ مکرم میاں اکبر علی صاحب آف وزیر آباد ۱۶ مارچ بروز ہفتہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں دل کے عارضے سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۹ برس تھی۔ موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔
احباب ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت: مکرم مرزا خالد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے بعد پہلی بچی اکیس اپریل کو عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ صدف محمود مکرم مرزا نذیر احمد صاحب دارالعلوم وسطی کی پوتی اور چوہدری مجید احمد صاحب دارالرحمت وسطی کی نواسی ہے۔

○ مکرم ملک اختر احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور روڈ راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بیٹی کا نام حضور پُرنور نے عروشہ ثریا عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ کی نواسی اور مکرم ملک عطا محمد صاحب کی پوتی ہے۔ احباب ان بچوں کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی:

○ مکرم رانا طاہر احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب چک نمبر ۶۰ ر ب ضلع فیصل آباد حال مقیم سوئٹزرلینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم رانا منظور احمد صاحب سکنہ پیپلز کالونی ع ۲ فیصل آباد۔ بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے پڑھا۔ اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔
احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان گمشدگی: بیرونی جماعتوں کے تربیتی دوروں کے وقت میرے بعض ضروری حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ کئے ہوئے کاغذات جو خاکی رنگ کے بڑے لفافہ میں تھے کسی جماعت میں رہ گئے ہیں۔ جن مربی صاحب صدر صاحب کو علم ہو وہ مجھے مطلع فرمائیں
(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

○ بیت الاقصیٰ سے چمن عباس جانے والی سڑک سے بیت الاقصیٰ کے قریب کچھ نقدی ملی ہے جن صاحب کی ہو صدر عمومی سے رابطہ قائم فرمائیں۔

○ ریلوے پھاٹک کے قریب اقصیٰ روڈ پر ایک گھڑی سٹینزن کوارٹز گم ہو گئی ہے جن صاحب کو ملے دفتر الفضل میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

بازیافتہ جوتی: کسی کی ایک عدد زنانہ جوتی عید الفطر سے دو دن قبل گولبازار کی ایک دوکان پر رہ گئی ہے۔ جن کی جوتی ہو وہ دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

شذرات ۔۔۔ نون ۔ سین

اقوام متحدہ اور عراق

اقوام متحدہ اور عراق بنیادی طور پر ایک معاہدے کی ابتدائی کیفیت پر متفق ہو گئے ہیں کہ مہاجرین کے کیمپوں میں اقوام متحدہ کے محافظ متعین کئے جائیں۔ یہ بات اقوام متحدہ کے ایک افسر نے جنہوں نے اپنا نام بتانا نہیں کیا بتائیں۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ کہنا کہ بات کامیاب ہو گئی ہے قبل از وقت ہے کیونکہ بہت سی تفاصیل کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ مثلاً یہ بات کہ محافظ کتنی تعداد میں ہوں گے اور کیا انکے پاس اسلحہ ہو گا یا نہیں۔ اس دوران اقوام متحدہ کا نمائندہ برنٹ برنینڈر BRENT BERNANDER بغداد میں گذشتہ روز عراقیوں سے گفت و شنید کر رہے تھے۔ امریکہ اور انکے اتحادی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ عراق اقوام متحدہ کی پولیس فورس کو اجازت دے کہ جب امریکی برطانوی اور فرانسیسی فوجیں وہاں سے نکل جائیں تو وہ کردوں کی حفاظت کر سکیں لیکن بغداد نے شروع شروع میں اس خیال کو مسترد کر دیا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امریکہ اپنے خیال کو آگے بڑھانا چاہے تو اسے سب سے پہلے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سے اجازت لینی پڑے گی۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نمائندے پرنس صدر الدین آغا خان نے عالمی برادری کو بتایا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کے ساتھ پوری طرح تعاون کرتے ہوئے مہاجرین کو بسانے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ عراقی بڑے کھلے دل کے ساتھ ان کاموں میں مدد دے رہے ہیں۔

پرنس صدر الدین آغا خان نے گذشتہ روز مہاجروں کے کیمپ (جو ترکی کی سرحدوں پر ہیں اور اسی طرح عراق کے شمال میں) کا دورہ کیا اور بعد میں انقرہ میں ایک پریس کانفرنس کو ساری کیفیت بتائی۔ جہاں تک عراق کے اندر لڑائی کا تعلق ہے حکومت کی فوجیں اور باغی جنوب مشرقی عراق میں برسرِ پیکار ہیں اور آتشیں مادہ استعمال کر کے ایک دوسرے پر فتح پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بات ایران کے ریڈیو تہران نے اپنی نیوز ایجنسی سے حاصل کر کے نشر کی ہے ریڈیو نے کہا کہ جنگ کی آواز ایرانی شہروں مثلاً لوستان وغیرہ میں سنی جا سکتی ہے۔ یہ آوازیں عراق کے شہر العمارہ سے آتی ہیں۔
امریکی فوجوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جتنی فوجیں گذشتہ ایام میں عراق میں متعین کی گئی تھیں۔ تاکہ اسے کویت سے باہر نکالے ان کا ۳/۴ حصہ اس علاقے سے واپس بلایا جا چکا ہے۔ پانچ لاکھ چالیس ہزار فوج کی نفری خلیج کے علاقے میں متعین کی گئی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب تنازعہ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اب چار لاکھ تیرہ ہزار واپس جا چکے ہیں۔ اس وقت ایک لاکھ اٹھائیس ہزار اٹھاون فوجی خلیج میں موجود ہیں۔ جن میں سے انچاس ہزار پانچ سو باون ریزرو فوجی ہیں۔ جن کی زیادہ تر ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ سامان کو پیک کریں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جائیں اسی طرح فوجی سامان کی ٹرانسپورٹ بھی انہی کے ذمہ ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے ..... وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ہیں کہ دیکھو! یہ بھی یہاں پر آ گئے ہیں۔ یہ خواب سنا کر ابا جان بہت خوشی محسوس کرتے اور مجھے مخاطب کر کے فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! یا تو مجھے شفا دے اور اگر تیری مرضی نہیں تو میں تیرے پاس آنے کے لئے بالکل تیار ہوں۔
میں اس موقعہ پر اپنے سب احمدی بہن بھائیوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ابا جان کی وفات پر ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ جس طرح اظہار ہمدردی فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس عمل کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذات کا گھمنڈ تکبر پیدا کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ! تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں قیامت کو ہرگز نہیں پوچھا جائے گا کہ تیرا باپ کون ہے۔ وہاں تو اعمال ہی کام آئیں گے۔

میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے ..... ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸ - ۱۸۹)

بقیہ : صفحہ ا سے آگے

میں وقف کیا تھا۔ مجلس مشاورت میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لائے تھے طبیعت خراب ہونے پر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ موصوف بہت محنت لگن اور خلوص سے خدمت دین کرتے رہے ہیں۔

دفتر وقف جدید کی طرف سے تعزیت کے لئے ایک وفد ان کے گاؤں گیا اور تمام پسماندگان سے تعزیت کی۔ (انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ چھوٹے بیٹے نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ موصوف مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم صغیر احمد صاحب چیمہ آف کراچی کے بہنوئی تھے۔)

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

اعلان برائے ڈاکٹرز

دفتر مجلس نصرت جہاں کو ایسے ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے جو کم از کم تین سال خدمت دین کیلئے وقف کر سکیں۔ نیز ڈینٹل سرجن اور ریڈیالوجسٹ بھی وقف کی درخواست مقامی صدر / امیر کی تصدیق

کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں۔

سیکرٹری مجلس
نصرت جہاں ۔ ربوہ

نمایاں کامیابی

عزیز مبشر احمد صاحب خالد ابن مکرم مبارک احمد صاحب خالد پبلشر و مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ نے میٹرک کے امتحان میں سائنس گروپ میں ۸۵۰/۷۰۹ لے کر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

وہ دین ہی نہیں جس میں عملی آزمائش نہیں (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۱۶)

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون : ۶۰۶ ، ۶۰۷ ، ۷۷۱

ملکی خبریں

○ سندھ میں ڈاکو دندناتے پھر رہے ہیں ڈاکوؤں نے ۸ افراد کو مختلف جگہوں پر ہلاک کر دیا۔ ۶ کو اغوا کر لیا۔ جگہ جگہ ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں پولیس کے دو اہلکار زخمی ہوئے جب کہ دو مغویوں کو رہا کرا لیا گیا۔

○ اغوا شدہ چینی انجینئروں کو ڈاکوؤں نے دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوشش کی مگر پولیس نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔ ڈاکو گھاس پھوس اور لکڑی کی کشتیوں کے ذریعے دریا پار کرنا چاہتے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ چینی انجینئروں کی رہائی کے لئے سمجھوتہ ہو گیا ہے اور ڈاکوؤں کو حکومت سندھ دو کروڑ روپے بطور تاوان ادا کرنے پر رضامند ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ توہین رسالت پر بڑی سے بڑی سزا بھی کم ہے۔ وزیر اعظم کے ان ریمارکس کے بعد وفاقی حکومت نے توہین رسالت کی سزا موت کے بارے میں شریعت کورٹ کے وفاقی اپیل بنچ میں دائر کردہ اپنی اپیل واپس لے لی ہے۔ یہ اپیل شریعت کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف کی گئی تھی جس میں سزائے موت کو توہین رسالت کی واحد سزا قرار دیا گیا تھا اور عمر قید یا موت کی سزاؤں میں سے عمر قید کا حصہ ختم کر دیا گیا تھا۔

○ جھنگ میں زبردست طوفان باد و باراں سے پانچ افراد جاں بحق اور سات زخمی ہو گئے۔ ساہیوال میں بھی آندھی اور بارش سے مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ باغات تباہ ہو گئے۔ کاشتکاروں نے مدد کی اپیل کی ہے۔

○ ملک بھر میں پرائمری تعلیم کا نظام بلدیاتی اداروں کے سپرد کرنے کی تجویز کے لئے حکومت نے ورکنگ پیپر کی تیاری شروع کر دی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ مسٹر محمد خان جونیجو نے صدر پاکستان مسٹر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کی۔ مسلم لیگ میں جام صادق کے کردار پر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ میں بااختیار وزیر اعلیٰ ہوں بیورو کریسی میرا حکم نہ ماننے کی جرأت نہیں کر سکتی۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ کے نتیجہ میں دو حریت پسند شہید ہو گئے۔ حریت پسند تنظیم حزب المجاہدین نے بھارت نواز سیاسی رہنما اور اس کے ساتھی کو اغوا کر لیا۔ حریت پسندوں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے کشمیریوں پر تشدد بند نہ کرایا تو سویڈش انجینئروں کو رہا نہیں کیا جائے گا۔

○ بھارت میں عام انتخابات کے دن خونریزی کے دوران ۴۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ اس سے قبل انتخابی مہم کے دوران ۱۱۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ پولنگ سٹیشنوں پر کئی جگہ شدید حملوں کی اطلاعات ملی ہیں سخت ترین حفاظتی انتظامات بھی ناکام ہو گئے ہیں۔

○ افغان مجاہدین نے کابل فوج کے ایک جنرل اور تین کمانڈروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ روسی سرحد تک جانے والی شاہراہ پر چار چوکیوں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے دورے کے دوران بھارتی فوج کے سربراہ نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستانی فوجیوں کو سرحدوں کی طرف روانہ کیا جا رہا ہے۔

○ سری لنکا میں سرکاری فوجیوں نے باغیوں کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۵ تامل ٹائیگرز کو ہلاک کر دیا جبکہ سات سرکاری فوجی بھی ہلاک ہو گئے۔

○ مصر اور شام نے ایک مشترکہ بیان میں اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ "امن کے بدلے میں زمین" کی تجویز کی مخالفت ترک کر دے۔

○ ایک برطانوی اخبار نے لکھا ہے کہ ترک حکام کردوں کے محفوظ علاقوں کے قیام میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔

○ امریکہ نے بھارت میں جمہوریت کے مستقبل پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ آزادی کی تحریکوں مذہبی انتہا پسندی اور تشدد کی کارروائیوں سے ملک تباہی کے کنارے پر پہنچ گیا ہے اور نہرو اور گاندھی کی مثالی جمہوریت اب ماضی کا قصہ بنتی جا رہی ہے۔

○ روسی وزیر دفاع امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ امریکہ روس سربراہ ملاقات اور ایٹمی ہتھیاروں کے مسئلہ پر مذاکرات کریں گے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
۰ بے اولاد ۰ نرینہ اولاد سے محروم
۰ اٹھراء ۰ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۰۴۳۱ ، ربوہ فون ۹۰۶ - ۰۴۵۲۴
لاہور ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی